1932

REGISTERED No A. 783



H B KHAN ARTIST LUCKNOW

تار کا پتہ [illegible] سری لکھنؤ

کارخانہ
مقتدا خان قدر خان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

عرصہ ۴۵ سال سے اب تک نہایت نیکنامی اور روز افزوں ترقی کے ساتھ

برانچ کلکتہ جاری ہے۔ برانچ امین آباد لکھنؤ

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح [illegible] کی کوشش نہیں کرتا [illegible] کی تقلید بھی کرتے ہیں [illegible] اودھ پنچ [illegible] بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] سال بھر کے [illegible] دوسرے [illegible] ملے گا۔

قواعد و ضوابط

(۱) زر چندہ [illegible] اودھ پنچ [illegible] لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] کی رعایت کی جائے گی۔ [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی [illegible]

(۳) [illegible] سالانہ [illegible] قیمت [illegible] اور [illegible]

(۴) [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق [illegible]

(۶) مضامین [illegible]

نوٹ: [illegible] جواب طلب امور کے لئے [illegible] ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے علمی اور فلسفیانہ مضامین دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی تقطیع کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت اور سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

سنہ ۱۹۳۰ء اور اس کے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

"منیجر"

جلد ۱۷ — نمبر ۳۳

مضامین

۵ جولائی ۱۹۴۳ء

غزل

(از سید [illegible] صاحب [illegible])

گریۂ فرقت میں آنکھیں بہہ کے نکلیں کام کی
رہ گیا بادام بن کر ... بادام کی

دل کی حالت کیا بتاؤں عشق میں ...
جیسے اک پوری ہو گٹھلی ... آم کی

... عشق ... بھی ... کیا
... اور ... شام کی

وصل میں معشوق ... گیا
... آکر ... کی

... تیز ...
دیکھا ... گھڑی ... کی

... کے ... دیا
شیر اور ... لذت ... کی

جاکے ... اقتدا ...
زوال ... کی

انسانی مشین

سائنس کی نگاہ میں اس کی کیا وقعت ہے

(از فیروز [illegible])

انسان دراصل حیوان ناطق ہے۔ اسے اشرف المخلوقات مسجودِ ملائک خلیفۃ الارض کے معزز خطاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جو انسانی فوقیت کی نشانی ہے مگر مخلوق سے ہی آدم کا مرتبہ بلند ہے۔ لیکن بشر کی اس فوقیت اور برتری کو سائنس دان چنداں وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ آجکل مقابلے کا زمانہ ہے۔ ترقی کے دور میں جو چیز آگے بڑھ جائے۔ اسکی قدر اور ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں مشینوں کی نگاہ میں انسان بھی گوشت پوست۔ رگوں، پٹھوں، خون اور ہڈیوں کی ایک مشین ہے اسکے زیادہ اس کی قدر و منزلت نہیں۔ اگر انسانی مشین کارآمد ہے اس کے کل پرزے درست ہیں۔ سرمایہ دار اسکو تھوڑی لاگت پر زیادہ کام دے سکتی ہے۔ تو اسکی ہستی کی ضرورت ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں کوئی آہنی مشین بہتر کارگزاری دکھا سکتی ہے تو انسان ایک بے مصرف اور بے حقیقت شے ہے۔ اور اس قابل نہیں کہ اس کی بقا اور قیام کی تکلیف گوارا کی جائے۔
آہنی مشینوں کی ایجاد سے قبل انسانی مشین کارآمد تھی۔ اس سے مختلف کام لیے جا سکتے تھے۔
صنعت اور حرفت کے شعبوں میں انسان کی ضرورت محسوس کی جاتی تھی۔

لیکن آہنی مشینوں کی کثرت نے انسانی مشین کی قدر گھٹا دی ہے۔ ایک معمولی ... چاہتی ہے بند انسان کو مقابلہ کسی معمولی مشین سے کیجیے۔ فوراً اندازہ لگ جائے گا کہ یہ خاکی پتلا کس قدر ناچار ہے۔ بیس پچیس روپے کی ایک بائیسکل تین من بوجھ اٹھا کر بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ... اور ... تیز چلانے والا پانچ سو میل جا سکتی ہے۔ کوئی مضبوط سے مضبوط آدمی کا کام کر سکتا ہے روز میں کتنی ہی ... سکتا ہوا چلے۔
آج ایک مشین ... اس قدر ... کر دے گی۔ کہ انسانی ہاتھ سے ایک ہفتے میں بھی نہیں بُنے جا سکتے تھے۔ بیٹھنے کے لیے انسانی مشین سے زیادہ کارگر اور سستی اور عمدہ آہنی مشینیں موجود ہیں۔ ... فی صدی کام ان مشینوں کے ذریعے سے سر انجام دیے جاتے ہیں۔ اور بیچارہ انسان ایک فضول اور بے مصرف ہستی رہ گیا ہے۔ جنگل درندوں شیر اور دیگر حیوانات کے مقابلے میں انسان برتری کا ڈنکا بجا سکتا ہے لیکن مشینوں کے سامنے وہ قطعاً بیچارہ اور ناکارہ ہے۔

بیکاری اور بے روزگاری

ان بے روزگاروں کی کثرت نے لاکھوں، کروڑوں مزدور ... بیکار کرکے ان کی ہستی ختم کر دی۔ مہذب ملکوں میں جو مزدور ہوتے کے برابر ہیں۔ اور ہمیشہ کے واسطے بالکل یہی ... ہیں۔ اسی طرح مشینوں نے حضرت انسان کو بیکار اور فضول چیز بنا دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ تمام ملکوں میں لاکھوں انسان بھوکے اور بے روزگار پھر رہے ہیں۔ ان کا شکوہ ہے کہ ہمیں کام نہیں ملتا۔ کام تو ہے لیکن سرمایہ دار اور مشینوں کے مالک انسانی مشین کی بہ نسبت آہنی مشینوں سے عمدہ، سستا اور اچھا کام نہایت قلیل وقت میں لے سکتے ہیں۔ انہیں حضرت انسان کی تن پروری اور قدر دانی کی کیا ضرورت ہے۔ انسانی جسم کا نعم البدل مشینوں کی صورت میں مل گیا ہے۔
صرف انسانی دماغ کارآمد شے ہے۔ لیکن ہر ایک دماغ نہیں۔ صرف ایسے دماغ جنکی نشو و نما سائنس کے گہوارے میں ہوئی ہے۔ باقی علماء فلسفہ ادباء شعراء مصنفین حکماء وغیرہ ان کی دانست میں خواہ کچھ بنے پھریں۔ سائنس ان کی ہستی کو تسلیم کرنے سے منکر ہے۔ اس کے خیال میں یہ لوگ صرف ... اور بے کار ہیں جو فرصت کے اوقات کو خوش وقت بنانے کے ذریعے اپنا ... خیال کی ... ذریعہ ... دیا ہے۔
انسانوں کو بھی اپنی اس کم مائیگی اور بے وقعتی کا احساس ہو گیا ہے۔ مزدور سرمایہ داروں کے خلاف ایجیٹیشن کرتے ہیں۔ لیکن یہ حرکات ... ہیں۔ ان کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں۔ ان ... کی سرکوبی کے لیے مہلک آلات موجود ہیں۔ مشین گنیں، ہوائی جہاز۔ ... سرکشوں کو چشم زدن میں ہلاک یا بیکار کر سکتے ہیں۔ ... مہلک ہتھیاروں کی پیدائش سے قطعاً ... پیدا ہیں۔ انسانی نسل کو ختم کرنے اور ...

ان کو مچھروں کی طرح بجلی سے جلانے کے ساز و سامان مکمل ہیں۔ ایسے ہی بہانے پر ہلاک کرنے والے ہلاکت آفریں گیس اور بم تیار ہو سکتے ہیں۔ مشینری کا ایک ماہر انسانوں کو انسانی مشین قرار دے کر کہتا ہے کہ سائنسدان صاحب قدرت انسان اس فکر میں ہیں کہ اگر ضرورت کا تقاضا ہو تو ان غیر ضروری اور بے مصرف انسانوں سے کرۂ ارض کو خالی اور پاک کرنے میں زیادہ وقت محسوس نہ ہو۔ ابتدائی تدابیر پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ زبردست انسان زیردست انسانوں کو ختم کرنے کے ایسے بندوبست کر رہے ہیں جیسے انسانی پیداوار کم بھی ہو جائے اور اس ہلاکت کی ذمہ داری بھی کسی پر عائد نہ ہو۔ مثلاً خوراک کی بہتات کے بجائے صنعت کا دخل ہو گیا ہے۔ بعض جگہ دودھ مصنوعی، انڈے مصنوعی، بعض جگہ گوشت بنایا جاتا ہے۔ تاکہ انسانی مشین کمزور ہو جائے اور اولاد کی پیدائش میں کمی واقع ہو۔

مہذب ممالک میں عورتوں کو مردوں کی رفاقت اور شراکت سے آزاد کرنے کا پروگرام جاری ہے۔ بغیر گھر بسانے اور شادی کرنے کا تذکرہ بھی خلاف تہذیب ہے۔ برتھ کنٹرول کے آلات ایجاد ہو گئے ہیں۔ اولاد نہ پیدا کرنے کا طریقہ بتا کر ... مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ ... گولیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہیں۔ بعض لیڈر اور مفکر ... کہہ رہے ہیں کہ غلام، مزدور اور کمزور بچے پیدا کرنے نامناسب ہیں۔ بہت سے شادی شدہ جوڑے ایک بچہ پیدا کرنے کے بعد قطع نسل کے سامان کر لیتے ہیں۔

انسان زندگی سے بیزار ہیں

ناقدردانی اور بے وقعتی کے اس زمانے میں جو لاکھوں انسان موجود ہیں۔ ان کی بے قدری گرتی ہے ... ہے۔ ناخواندہ لوگ تو اپنے جسم سے کام لے کر غذا پیدا کر لیتے ہیں۔ خواندہ لوگ ہر ایک ... گئے اور بلا روزگار بیکار ہیں۔ وہ بیکاری سے اکتا کر دوچار، اقتدار نفس۔ اور نادار ہیں۔ کہ کسی بڑھنے والی ملک جنگ کی اولاد بھی انھیں ... دیتی ہے۔ وہ بستی میں اس کس مپرسی کے عالم میں خودکشی کرنے کی بہ نسبت کسی میدان جنگ میں جا کے گولیوں سے سینا چھلنی کروانے اور جان دینے کو غنیمت جانتے ہیں۔ لیکن جنگ ہمیشہ نہیں ہوا کرتی۔ علاوہ ازیں زمانہ حال کی جنگوں میں جنگی آلات پر اس قدر لاگت آتی ہے کہ حکومتیں مقروض ہو جاتی ہیں۔ اسلیے جنگ کے ... شاہان زمین اس سے کچھ مجتنب نظر آتے ہیں۔ سادہ بیکار نوجوان کو نہ جنگوں کے ... بالفرض ... موقع نہیں ملتا۔

فضول اور بیکار لوگوں کی اس کثرت کا انجام کیا ہوگا۔ وہ دن دور نہیں کہ اس اشرف المخلوقات کا شمار حشرات الارض میں ہو جائے۔ اور اس کے دفعیہ اور اتلاف کے لیے ایسے ہی بندوبست کیے جائیں۔ جیسے کہ حفظان صحت کے محکمے مچھروں اور مکھیوں کے دفعیہ کے لیے کر رہے ہیں۔

آجکل صورت حالات کچھ نہیں

کمزور، بے علم، اور سائنس سے نابلد لوگوں کی ہستی خطرے میں ہے۔ آنے والے زمانے میں ماہرین آلات، مشینوں کی حکومت ہوگی۔ باقی انسان معطل اور ناکارہ ہوں گے۔ اگر سائنس دان اس انسانی مشین کو قائم اور برقرار رکھنے میں مصلحت سمجھیں گے۔ یا اس کو کارآمد بنانے کی تجاویز سوچیں گے تو شاید انسانوں کی اوقات بسر کرنے کا ساز و سامان ہو سکے۔ ورنہ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ صدی میں انسان بیکار محض اور دہقانی ... بیکار بن جائیں گے۔ اور ان کی ہستی سائنس دانوں کے رحم پر موقوف ہوگی۔ ہاں صرف ایک خداوند تعالیٰ کی ذات پاک پر بھروسا ہے۔ جو اپنے عاجز بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور اکثر اوقات مچھر سے نمرود کو ہلاک کر دیتا ہے۔ ان کی خاص مہربانی ہو تو شاید ... کی عزت و آبرو برقرار اور اس کا اقتدار قائم رہ سکتا ہے۔ ورنہ سائنس تو انسان کو مکھی کے برابر بھی درجہ دینے پر آمادہ نہیں۔ اس کے نزدیک یہ اشرف المخلوقات۔ انسان حشرات الارض کے برابر ہے۔

پیغام: حضرت! آپ کیوں افسوس کرتے ہیں۔ ظالموں کی نگاہ میں عوام ہمیشہ حشرات الارض سے زیادہ بے وقعت تھے۔ ایسے انسانوں کی مثال مذہبی کتابوں میں بھیڑ سے دی گئی۔ کبھی انعام بھیڑ بکری سے ... ایک زمانہ تھا جب ان ظالموں کی صدا پر ہزارہا آدمی گردنیں کٹوا دیتے تھے۔ اب انھیں ظالموں نے جان لینے کی دوسری مشینیں ایجاد کر لی ہیں تو ان کی مرضی "رضینا بقضاء السائنس"۔

آپ کے مضمون میں سب سے زیادہ توجہ کے قابل ...

سن بنا بر انفصال مقدمہ

(... ۱۳ ...)

[illegible]

[illegible]

شمیم صاحبہ: صاحب اور شمیم زادہ شوہر صاحب کا وجود ذہنی ہوتا ہے۔

بے شک ہر لیڈی کو مساوی پوری قوت کے ساتھ پہنچانے نخرے کریں گی۔ وہ قدرتی اور غیر قدرتی مرد کے واسطے ذرا بھی دلچسپ نہ ہوں گے۔ بی بی القیاس جو ذی صورت ہوں گی انہیں کو شوہر کے گرد گھومنے پر ہرگز پسند نہیں کر سکتیں۔

کل کی گڑیاں بنانے سے دام بھی کم اولاد کی طرح روتی ہے مگر بعض حضرات بچوں کو بہلا سکتی ہے جو ان کے ماں باپ اسے پہچانتا کام نہیں سمجھ سکتے۔ دیکھیے ہندوستان کی آبادی کو سو برس ہوئی کہ زادوں کا ۔ مارچ کا ماہ کہ شاید اور پھر ریاستیں کے زیر فرمان گیا۔ ہندوستانی ریاستیں بار بار مانگا ہے مگر وہ کسی طرح بجھائے نہیں بجھتے۔

اب رہا یہ روزگار کا معاملہ تو وہ بھی نوٹ کا ہے۔ بقول آپ کے موجودہ نسل کو تو شمشیر چھٹی کر جائیگی رہ کر ان جائیگا جو بھی جوہری اور لادے اصلی انسان کی طرح کام لینے پر قادر ہوں گے۔ جن برقی آلات کو روزی روزگار کی ضرورت نہیں۔ الغرض دنیا کا کام بند ہو گا۔ نہ ایسے بچوں کی تلاش ہوگی جو بڑا ہو کے میرا جیسا نہیں اور مرنے کے وقت دو بوند پلائی ماں باپ کے حلق میں ٹپکا دیں۔ والسلام۔

استفسار

معظم بندہ والسلام علیکم۔ تسلیم۔ حسب ذیل دو شعر جو میرے ایک عزیز کے ہیں۔ اور جن پر ایک صاحب نے اعتراضات کیے ہیں۔ معلوم ہوتی ہے کہ میں اپنی ناقص علم کی بنا پر اخبار اودھ پنچ کی کسی قریبی اشاعت میں نذر جواب کر ان پر تبصرہ فرمائیے کہ در اصل اعتراضات مذکورہ بجا ہیں یا بیجا۔ تاکہ آپ کی عالمانہ رائے باعث تشفی معترض ہو سکے۔ اور وہ یہ ہیں ؎

وہ ماہ آگیا مرے خلوت کدہ میں جب
میں نے شب برات سے بڑھ کر منائی رات

(نوٹ) صاحب شعر پر معترض صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ شب برات کے بجائے میں اضافت صحیح نہیں ہے۔ پس اس پر معترض صاحب دلائل کے روشنی ڈالیے۔ دوسرا شعر

جس نے کہ ہار میں اپنی گنوائی رات
سچ ہے گنوائی حق کی قسم اس نے پائی رات

(نوٹ) اس شعر پر معترض صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ علاوہ گنوائی رات صحیح نہیں ہے پس اس پر بھی اپنی توجہ دلیجیے بالدلائل بیان فرمائیے تاکہ معترض صاحب مزید سر کھپائی سے بچیں۔

(نوٹ) اگر مستند تحقیق کر دی جائیگی تو باعث تشکر رہے گا اور جیب علم پروری ہو گا۔

(نوٹ) شعر ہائے مذکورہ بالا اول پوری غزل کے شعر ہیں ہے اگر اس پوری کی پوری غزل کو شائع فرما دیا جائیگا تو مزید تشکر و مسرت کا سبب ہو گا۔ فقط

غزل

گفتہ محمد عبد العلیم صاحب [illegible] صاحب وکیل ہائی کورٹ (گورکھپوری)

یہ رات خیمہ دل پہ دل نے بتائی رات
خالق نے وصل یار کی خاطر بنائی رات

وہ دن نہیں رہے نہ وہ شور و شغب رہے
اکی کبھی بھی رات نہ اب ہے پرائی رات

گلی بلا سے کم نہیں گیا دیں انکو تب
جب پھر زلف یار کے سر پہ گئی رات

پھولا نہیں سمایا خوشی سے میں اس گھڑی
مژدہ وصال یار کا جب لیکے آئی رات

وہ ماہ آگیا مرے خلوت کدہ میں جب
میں نے شب برات سے بڑھ کر منائی رات

جس نے کہ ہار میں اپنی گنوائی رات
سچ ہے گنوائی حق کی قسم اس نے پائی رات

اس شمع رو کا دل میں تصور جما لیا
پھر شمع خانہ دل میں جلائی رات

دن گرچہ عام و خاص کے نزدیک ہے بجا
ہر رنگ جب کیوں نہ سے گر دیکھئے بھلائی رات

غفلت نہ سامنے کہ ہوئی جب کسی طرح
ارمان اپنا سمجھا کر منائی رات

جب سو دو آنکھ نے تو سو رات آئی تھی
انہیں دیکھنے آنکھ تیرے لکھنے آئی رات

غفلت کے بعد روز کو دیکھا تو ز ضعف
برات تاب۔ ساتھ ہم کو بتائی رات

جواب

آپ کا سوال دو حضرات دو پہلوؤں سے متعلق ہے۔ شب برات دغیرہ اضافہ مذکورہ شمشیر جیسا سکون ہے رہے۔ اور شب برات مع الاضافت یہ مقولہ دیا ان زد عام و خاص ہیں اصل خواہ اضافت ہی ہوا ہے جیسے کہ معنی اس مقام پر اہل زبان کرتے ہیں۔ مشہور ہے کہ اس شب کو گناہوں سے پاک ہونے کی دعا مانگی چاہیے مگر اب تو بہت سے لوگ بھی جانتے نہیں بولتے "برات" ہی کہتے ہیں۔ عوام کی زبان اضافت سے ہی ہے گو وہ اس مرکب لفظ کو مع اضافت اکثر استعمال کرتے ہیں۔ رہا یہ اعتراض صحیح ہے برات ایک اردو لفظ ہے اس کی طرف شب کی اضافت صحیح نہیں۔ لیکن جب کوئی لفظ مع اضافت غیر زبان سے لیا جائے اور بعد عاریت لینے کے اہل زبان اس میں تصرف کریں تو وہ مع الاضافہ متنقد مانا جائیگا۔ کسی مشہور شاعر کا ایک دعائیہ مصرعہ ہے ؎

ہر روز روز عید ہو ہر شب شب برات

اس لفظ پر اسی ہی تعلیم قیاس کی جاسکتی ہے جیسا کہ ایسا ہونے کی حیثیت اختیار کریں یعنی اس لفظ پر قیاس کر کے دوسرے گھڑے ہوئے عربی فارسی الفاظ و اضافات بالفاظ الیہ نہیں ہو سکتے۔

اب رہا رات گنوانا تو رات گنوانا بھی کوئی غلط نہیں۔ یعنی سونا نہیں جاتا۔ ہاں یہ معنی ہیں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتی۔ اسلئے کہ گنوانا صرف ہو جانے کے معنی رکھتا ہے اور گنوانا صرف کر دینے کے معنی۔ انتقال علم کے طور پر غزل درج کر دی گئی۔ والسلام

(بقیہ ذیل میں) ۲۲

[illegible]

[illegible] ایک حکایت۔
[illegible]

[illegible]

فوٹو والوں کی جماعت انہوں نے شوق کی بیس کے تھیٹے کی
جھونکوں پر شیدا یا ان شیدا بیگم کے عاشقوں نے چوری
چھپے فوٹوں کی تالہ ازالی شروع کر دی۔ پوری سے
[illegible]
بجلی کی بنا اور شب میں [illegible] کے [illegible]
دیا۔ [illegible] کے ساتھ بجلی کے ... نوجوانوں کو
دھوکا دے گیا کسی نے تمام تر [illegible] کی جاپانیاں
[illegible]
بیٹھا اور چار آنکھ چار پائی پر اُٹھا کے [illegible]
[illegible] بجلی کے
بجلی کے پہرے والوں کو بھی دو قدم چار زنے کے ساتھ
چلنا پڑا اور یوں [illegible] کی لگا لگانے لگی۔
لیسے فقرے ہوش چلے گئے آج بھی چھپے جا کہیں
گرانی [illegible] چھپے والوں میں سے دو آدمیوں
نے بجلی والوں کو [illegible] آج تک چھپے ہو
ہے۔ ایک نے [illegible] کے [illegible] ہر پل
اور جب بجلی کے پاس پہنچا تو [illegible]
سر رکھ کے [illegible] کی [illegible] بجلی
والوں کی ناک میں [illegible]
اسے ابھی لے [illegible] - [illegible]
تو وہ خوب [illegible] ہوتی ہے؟

[illegible]
ہے [illegible]
شاکی ہوں گے۔

[illegible] جناب وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پر آرام کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ [illegible] نے ذرا زیادہ [illegible] اور
[illegible] کا علاج [illegible] سے
[illegible] کسی نے ناک رسی کی طرح [illegible]
کسی نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

بجری [illegible] ہے گردن کو گردش دے کے عالم بالا
[illegible] ایک [illegible] کھینچ دیا۔ جیسے زمانہ ہو [illegible]
ناظرین [illegible] سمجھے ہوں گے کہ بجلی والے
ہوش [illegible] تھے اور ابھی [illegible] میں لیکن یہ غلط
ہے ابھی ہوشیار تھا اور بجلی والے غافل کیوں کہ
ابھی یہ سب [illegible] ہے [illegible] کے جگانے میں آدھ
[illegible] ساتھی پانچ [illegible] بجے رپ رپ
کرتا بجلی کی [illegible] پار کر گیا۔ سب کی آنکھوں میں
خاک جھونک دی۔ گرفتار شدہ ابھی نے نیم وا
آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ساتھی صاحب بہت دور
نکل گئے [illegible] کی [illegible]
پر دیا پر چلے جا رہے ہیں۔ اب اس نے [illegible]
[illegible] گیاں [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
کسی [illegible] کسی [illegible] میں کوئی [illegible] ہوں۔

[illegible] ہیں [illegible] کی اجازت بھی ہیں
ابھی ہوں۔ ایک شادی میں [illegible]
اس وقت کے [illegible] ہو جو گی [illegible] کرتے
ہو گیا۔ [illegible] نقصان نہیں ہو۔ غریب
ماہ گیروں کو تنگ کرنا [illegible] کا کام ہے جب سے
[illegible] دے دیا ہوں۔ [illegible]
بھاڑی [illegible] دوسری طرف پھینکا کہ [illegible]
کر کے [illegible] دیا ایک ہاتھ آگے ایک
پیچھے رکھ کے [illegible] کا تماشا اور رب کی [illegible]
[illegible] کی طرح دکھایا۔ اس تماشے میں [illegible] ساتھی

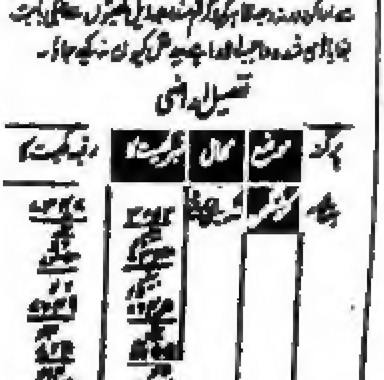
اطلاع اشتہار [illegible] مارکیٹ ۱۹۳۳ء [illegible] آگرہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۳	۱۳	۷
خرچہ ناحق	۲	۱۵	۲
سود بابت زر اصل و خرچہ ناحق ...	۱	-	۲
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۲	۹
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری [illegible]	۲	۸	۰
[illegible]	۴۰	۱۲	۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہ کی جاوے۔

تفصیل اراضی



[illegible]



حکمت کانفرنس

"— غر — غر — غر —"

— غاؤں — غوں — غوں — عاؤں — غر"

— بھو — بھو —

— ....(سکوت)

بیمار ہو گیا۔ کسی کو کیا دیکھ کے ادیگر لوگ ہنستے تھے
اب کا حال نہیں معلوم اب ہنسنے لگے منہ پھیر لیا۔
تے اچھا پیشانہ خانہ جو کیسے بہن کے اپنی راہ لو۔
منزل کم کی ہوتی ہے:
معلوم اپنی صاحب نے کہا کے برے دن کا
کی قدرت بچتے ہوئے ہے۔
اصلاح کی بہ فقرہ بازی
آج تک یاد ہے۔
یہ حکایت مجھے اسوجہ
یاد آئی کہ جیسی کانفرنس
یا کمیشن ہندوستان کے
لیے آج تک مقرر ہوئیں
یہ سب گویا اسی قسم کے
خیرانجام بھیجنے والوں کی
شکر گذاریں ہوں بالکل
انجام ان لوگوں کا لندن
میں جاکے بھی اس نے
ہندوستان کو نہیں لیکن
لندن کے حلقہ والوں کو
ہندوستانی حالات کی
طرف ضرور غافل کردیا
اور وہ اپنے دل میں یہ
خیال کر بیٹھے کہ ا۔
ہے ابھی ہوگا۔ اگر کوئی
ادھم مچاؤ نہیں جو ہم
دیکھیں گے۔ انتخابات
کے اصلی معنی یہی کہ
اور دعا یہی مدد کی
میل ملاپ کی صورت
نکلے گی۔ کیوں؟
اپنے کو دعا کی اصلی غرض ان باتوں سے یہ ہوتی ہیں
ہوئی ہیں جب حساب کی جو وجہ ہے تو نساد کی وجہ
بھول بھلیاں نہ آئیں گے خصوصاً جب کہ
حکومت کی مدد اسے پہنچ رہی ہو۔
فساد ان سے یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ آرڈیننس ...

ذمہ ہے جب نافرمان کو زنانہ جو دو بنک کے ہمیشہ کیلئے
بیہوش کردیا۔ میں ابھی کہتی ہوں کہ خدا ایسا ہی کرے
کہ خدا بندوں کی رائے پر کب چلتا ہے۔ بچے کو
سکھانے کے لیے لوری دینے اور جھینکنے کی جگہ اگر
کوئی تانا سننے لگے اور کانوں میں پہنچ کر کیا پہنچا۔

نافرمانی ہے کہ جب کچھ روزی تیار ہے۔ بیکے جاری
ہیں۔ سو اپنے ہزار مرتبہ روز کا ندر کیں۔ خدا کا خوف
دلایا گڑ گڑائی ہوں۔ طلاق کی دھمکی دی لیکن ان
پر جوں نہ رینگی۔ آخر مجبور ہو کے بنا بندی کروی۔
نوکروں کو منع کردیا کہ کوئی نہ بلائیں۔ ساماؤں سے
کہا خبردار کوئی ساتھ نہ
جائے۔ پھر اس کا نتیجہ
ہوا؟۔ ایک روز خدا
کی بندی سیامک کے
باہر کوئی ہوئے گئی تانے۔
یہ مہارا اور پاگل پیچھلی
چل بیٹے۔ سیاپی رہا؟
خدمتگار نے منہ پھیر کے
کھڑے ہوگئے تاہم وہ
بیچ چل دی۔ خدا کسے
یہ بھی بات دل میں
بیٹھ جائے پھر نکلسے
نہیں نکلتی۔
نئی ٹکڑی کو آرڈیننس
سند جیسے "دہوش" کہا
(دیا ہو تو دل ہے) کیا
کام کیا؟۔ یہی نہ کہ زمیندار کی
سے مالگزاری مل گئی۔
اور کسانوں نے لگان
زمیندار کو ادا کردیا مگر
کتنی شائیں شائیں کی
یہ بھی تو دیکھو۔
مجھے یقین نہیں کہ کوئی
سال ہیں دو قسطیں انگریزی
کی ہوتی ہیں۔ تو ہمیشہ



"پیاری - بس - ارے نانا نا مارنا - مرجاؤں گا جنیا"

آجکل اخباری کالموں میں جو تقریر چھپ کے
شائع ہوئی ہیں ادھر گورنری نہیں دو تو ایک
لاٹ صاحب کی ہے جو سوتوں کو جگا دے گی۔
میرے نواب صاحب کی جو دوسری بیگم صاحب
ہیں وہ پرلے سرے کی نافرمان ہیں۔ ادنے سی

سال میں دو مرتبہ حکومت کو اداکی کے وقت پھر ا
بھیسلا نا پڑے ہوئے سال پھر ہے کے بندوبست
سوچنے جائیں اور حکومت ہے بر ورشت کی ہے
دو قسطیں تو یہ آرڈیننس جرم کرنے والوں کا ہاتھ
نہیں پکڑتا دو تو جرم کے مرتکب کو جرم کرلینے کے بعد

سنتا رہتا ہے۔ صاحب یہ کہ دو ماہ کا سلسلہ کب تک، حکومت کی سمجھ میں آئی کہ کہہ سکتا ہے۔ لیکن اب کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ آرڈیننس کام کر رہے ہیں۔

یہ کہنا بھی کچھ ہونا مناسب ہوگا کہ دس ہزار آدمیوں میں سے ایک بھی سول نافرمانی کی علت میں گرفتار نہیں ہوا۔ یہ بڑی بات ہے جب پھیلتی ہے تو ابتدا میں تخمینہ ہوتی ہے۔ آگے بڑھ کے آدمی بوجھل ہو جاتا ہے۔

تو دونوں میں سے ایک نے آرڈیننس بازی کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور دوسرے صاحب خود اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ جو لوگ ہمارے مقابلے پر شکست کھاتے ہیں ان کے دل میں انتقام کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔ عقل کہتی ہے کہ آرڈیننس بھی چند اشخاص ہی پیدا کرتے ہیں۔ کچھ نہیں جو گرفتار ہیں [illegible] وہ تو آرڈیننس صاحب کے قابو میں ہیں جو باہر ہیں یا اتنا پالیں گے کہ نہ رہے سے انتقامی جوش پیدا کرنے نہ کبھی متصور تھی۔ شاید کبھی یہ سالہا سال میں ختم ہو جاتا تو ہیں شک کا سبب۔ گو اتنی کرائیگا نہیں سکتا اس کی دلیل ہے کہ انتقامی آگ بجھی نہیں۔ جتنے آدمی جیل میں سرکاری روٹیوں پر پل رہے ہیں وہ آرڈیننس سے اب کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔ دس ہزار آبادی میں سے ایک نافرمان بھی نکل آئی تو سمجھیے آرڈیننس آدھ گز آدمی پہنچا یا بچا ہے۔ یہ ضرور شکست پر شکست دے گا اور شکست سے ہر آدمی کی کمر ہی نہ لگیں اور نقصان ہو کے ساتھ ساتھ انتقامی جوش بچانے سے باہر نکلنے والوں کے دل میں پیدا ہوتی رہے گی۔

اس نقصان کے اثر سے دراصل آج کسی قدر بچا ہوا آرڈیننس کے طفیل ہی میں سمی انقلاب ہے۔ صاحب تجارت بھی بچانے کے قابل ہے۔ بچے آرڈیننس ہی کی رو سے فلاں پالیسی گذشتہ دنوں کی دو چار مارکیٹ کی سودے بیچی اور بدعتی تفریق شائع ہو چکی تھی اس کا یہ حشر ہوا کہ جو حصہ برطرفی اس کی تجارت کا تھا وہ بقول اخبار کے تھوڑا کے بالکل سنسان ہوا ہے۔ حکومت و رعایا الجھ جانے پر منصب و دولت سے آرڈیننس کی

اچھی ہی آئی معلوم ہوتی ہے۔

ابھی لاٹ صاحب اور ابھی وزیر ہند صاحب۔ یہ کہہ چکے ہیں کہ لوگ ہندوستانی تحریر ہیں۔ اور حکومت ہیبت کے پاس زمانہ در ہندوستان سے کر چکی ہے کہ یہ بیٹھے اور دو دیں گے اس کے ساتھ کچھ دینے پر آمادہ بھی ہے مگر رنگ کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہے گا وہ ایک تو ہمارا مانگا ہوا نہیں۔ دوسرے ہمارے لیے بیگا ہے۔ ہم اسے لے کے اوڑھیں یا بچھائیں۔

پس اس وادوبش میں جو ایک بیلی ہے مانگنے والوں کی ضرورت بھی ملحوظ رہنی چاہیے و۔ "ہیر پھیر رہتے ہیں سے" کی مثل یہ [illegible] تمام تو جیسے لیکن ہر زبان پر ہوگا۔ یہ ہے تمام آرڈیننس کا سرا آرڈیننس باقی رہ گیا تھا!

میری ایک درخواست ہے۔ قرعہ بازی کے ذریعے قبل کچھ دینے کے دھونس ہندوالو میری دوسری درخواست ہے۔ اگر میری یہ درخواست یا مشورہ تم نے قبول کر لیا تو حکومت نیکنام ہوگی۔

ایک تیسری درخواست بھی ہے وہ یہ کہ جو کچھ تم بالفعل نہیں بالقوہ دینا چاہتے ہو۔ اس کے لینے والے ممکن ہے کہ پوں گو صرف یہ لینے کا اپنے قبول سے دی ہوئی چیز کو مقبول نہیں بناسکے لہٰذا سہ

تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
انکو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

اس شعر میں "ان" سے مراد وہ لوگ ہیں جو مقبول کو مردود بنانے کی سعی کریں گے۔ لیکن [illegible] کی ضد کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن ہوا ہی کا لوں نے ایک بحری ازدہام جات رکھا ہے۔ جن کو تم اپنے بابر دا الا بنانا [illegible] آمادہ نہیں۔ جن کے سرداروں کا نام جب سفر میں آیا اسے تو یہ نیشنری نے بنایا تو نہیں نہیں" اور قہقہے کی آواز شمل ہوئے آئی۔

عام کہتی ہو کہ اگر اس بڑھے کی بلا آئندہ دو لی اور خواہشوں کا دوسرا حصہ عزیزی شمیم ایسی قسم لے لیا اگر [illegible] تو پھر دونوں کے لیے مشکل ہیلے یا سے آبادی کے بہت آشنا ہو جائینگے۔

تم کیا جانو ان باتوں کو ہم ہندوستانی آدمی خوب سمجھتے ہیں۔ ہم نے بارہا جہیز پر لڑائیاں ہوتے اور جہیز دلہن پر اس کا الزام پڑتے دیکھا ہے حالانکہ جہیز پانے کا کوئی حق شرعاً دولہا کو نہیں پہنچتا۔ یہ تو لڑکی والوں کی توفیق پر منحصر ہے۔ مگر نہیں۔ دولہا کی ماں کہتی ہیں۔ "موئے کنجوس! ارے یہ اطلس کی ازار بند (ازار) دی ہے۔ جس میں دو ٹانکے بھی لگا ہے نہ بچھا۔ اور یہ انگیا تو دیکھو گوڑی ماتھی کی جا کھیا۔ نہ کہ رکھو اپنا جہیز اور بیٹھا رکھو اپنی لڑکی۔ نا صاحب! ایسے کنجوسوں پر خدا کی مار!"

اسے بھیجے بات اتنی بڑھی کہ جوتم پیزار کی نوبت آگئی۔ دولہن اپنے گھر دولہا اپنے گھر۔ تھوڑی تھوڑی ہوئی تھیگڑی بھی دیکھا نے میں۔

تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ خفیہ انعام سمجھے والوں کی کوئی وقعت نہیں رکھتی ہزار نقرے بیچتے ہیں پھر بھی عہد کر نہیں ہوتی۔ نہ خفیہ انعام لینے والے زیادہ ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جہیز پہلے سے طے کر لیا جاتا ہے اور اگر بالیت پوری ہوئی تو پھر بیاہ [illegible] تو نہیں، ہو جھگڑا کھڑا نہیں ہوتا۔ کیا عجب کہ ہے اگر بخشش (اصلاحات) کی [illegible] کا جہیز دولہا والوں کو دکھا دیا جائے تھک۔

راقم

(دیہاتی حکومت [illegible])

شرائط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] کمیشن [illegible] جائے گی۔
(۴) [illegible] کمیشن [illegible] صاحب کر دیا جائے گا۔
کسی حالت میں بھی پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحان

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گرامو فون کی طرح محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج تک موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کی آخری یادگار ہیں جن کی صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سنگیت کے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد ہر گز نہایت صفائی سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اصلی طرح ہر ایک راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا ... آپکو اس کتاب میں ملیگی مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے علم لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا علم موسیقی ہندوستانی اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ ... لکھنؤ